12572 ـ مہر زیادہ ہونے کے نقصانات و مفاسد

سوال

عورت کے اکثر ولی امر اور ذمہ داران عورتوں کا مہر بہت زیادہ طلب کرتے ہیں اور شادی کے لیے اخراجات اتنے زیادہ کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں جو خاوند کی استطاعت سے باہر ہوتے ہیں جس کی بنا پر اسے بہت زیادہ قرض کا بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے، اور اکثر نوجوانوں کے لیے یہ چیز شادی میں رکاوٹ بنتی ہے اور وہ شادی نہیں کرتے، ایسا کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (10525) کے جواب میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ شریعت اسلامیہ نے مہر کم اور آسان رکھنے کی تلقین کی ہے اور اسی میں خاوند اور بیوی دونوں کی مصلحت پائی جاتی ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" سب سے بہتر نکاح وہ ہے جو آسان ہو "

اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3300) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور پھر اس مسئلہ میں علماء کرام نے بھی بہت ساری کلام کی ہے، اور مہر زیادہ ہونے کے نتیجہ میں ہونے والے نقصانات اور مفاسد کو بھی بیان کیا ہے، ان علماء میں شیخ محمد بن ابراہیم بھی شامل ہیں اس مسئلہ میں ان کا ایك طویل اور مفصل فتوی ہے جس میں درج ذیل کلام درج ہے:

" ان اشیاء میں جس میں لوگ حد سے تجاوز کر چکے ہیں حتی کہ اس میں اسراف اور فضول خرچی اور ایك دوسرے سے فخر تك جا پہنچے ہیں وہ (مسئلہ مہر زیادہ کرنا) اور لباس اور ولیمہ کی تقریب میں بہت زیادہ اخراجات کر کے اسراف و فضول خرچی کرنا شامل ہے.

عقل و دانش اور علم رکھنے والے علماء نے ایسا کرنے سے بچنے کا کہا ہے، کیونکہ یہ بہت ساری خرابیوں کا باعث بنتا ہے جن میں اکثر عورتوں کا غیر شادی شدہ رہنا شامل ہے کیونکہ مرد شادی کے اخراجات کے متحمل نہیں

ہوتے، اور اس سے بہت ساری خرابیاں اور فساد جنم لیتے ہیں... میں نے اس موضوع کو ہر طرف سے دیکھا اور غور کیا تو مجھ پر درج ذیل نتیجہ واضح ہوا کہ:

1 ۔ مہر کم رکھنا اور خاوند پر اتنے اخراجات ڈالنا جس کا وہ متحمل ہو سکتا ہے شرعی طور پر یہی حکم ہے اور قدیم اور جدید علماء کا اس پر اتفاق ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ سنت بھی ہے.

2 ۔ جب خاوند پر اتنا مہر ڈالا جائے جس کا وہ متحمل نہیں اور قادر نہیں اور نہ ہی اس کی حالت کے مناسب ہے تو وہ اس سے انکار کرنے اور اسے روکنا کا حق ہے؛ اس لیے کہ اس نے ایک ایسا عمل کیا جو مکروہ اور ناپسند ہے.

اور چاہے وہ مہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر سے بھی کم ہو، صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:

" کیا تم نے اسے دیکھا ہے، کیونکہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے ؟

اس نے عرض کیا: میں نے اسے دیکھا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس سے کتنے مہر میں شادی کی ہے ؟

تو اس نےعرض کیا: چار اوقیہ میں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

" چار اوقیہ میں! لگتا ہے کہ تم لوگ اس پہاڑ سے چاندی نکالتے ہو! ہمارے پاس تو وہ کچھ نہیں ہے جو ہم تمہیں دیں، لیکن یہ ہے کہ ہم تمہیں کسی مہم پر روانہ کریں تو تمہیں وہاں سے کچھ مل جائے.

راوی کہتا ہے: چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبس کی طرف ایک پارٹی روانہ کی اور ان میں یہ شخص بھی شامل تھا...

صحیح مسلم حدیث نمبر (1424).

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں:

اس كلام كا معنى يہ ہے كہ: خاوند كى حالت كى مناسبت سے مہر زيادہ ہونے كى كراہت ہے " اھ

3 ـ اس ميں كوئى شك نہيں كہ شادى ايك مشروع اور مرغوب امر ہے، اور غالب حالت ميں يہ وجوب اور فرضيت كى حد تك پہنچ جاتى ہے، اور مہر زيادہ ہونے كى بنا پر اكثر لوگ اس مشروع يا مستحب كو بھى نہيں پہنچ پاتے.

اور يہ معلوم ہے كہ جس كے بغير كوئى واجب پورا نہ ہوتا ہو تو وہ امر بھى واجب ہوتا ہے، لہذا اس سے يہ اخذ كيا جائيگا كہ مہر ميں زيادتى كرنے سے لوگوں كو روكنا اور اس كى طرف راہنمائى كرنا مشروع ہے كہ مہر زيادہ كر كے وہ لوگوں پر اللہ تعالى كى جانب سے واجب كردہ امر ميں حائل نہ ہوں.

اور خاص كر مہر ميں كمى كرنا كسى خرابى كا باعث نہيں، بلكہ اسى ميں خاوند اور بيوى كى مصلحت بھى ہے، بلكہ يہ تو شارع كو محبوب اور مرغوب ہے جيسا كہ اوپر بيان ہو چكا ہے.

4 ـ جب كوئى مناسب اور برابر كا رشتہ آ جائے اور لڑكى اس رشتہ پر راضى بھى ہو تو لڑكى كے ولى كا اپنى شخص طمع و لالچ يا اسراف و فخر كى بنا پر مہر زيادہ طلب كر كے لڑكى كى شادى ميں ركاوٹ ڈالنا شرعا جائز نہيں، بلكہ يہ تو اس ركاوٹ و تنگ كرنے اور روك كر ركھنے ميں شامل ہوتا ہے جو شرعى طور پر ممنوع ہے جس پر تكرار كے ساتھ عمل كرنے سے فاسق ہو جاتا ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اہل علم نے اس مشكل كو حل كرنے كى كوشش كرتے ہوئے ايك حل پيش كيا اور كہا ہے كہ: جب ولى اپنى ذمہ دارى ميں موجود لڑكى كى مناسب اور برابر كے رشتہ سے شادى ميں ركاوٹ ڈالى اور شادى نہ كى اور وہ لڑكى اس شادى پر راضى بھى ہو تو اس ولى كى ولايت و ذمہ دارى ختم ہو جائيگى اور اس كا ولى اس كے بعد ولا شخص بن جائيگا.

مثلا اگر لڑكى كا والد اس كے دينى اور اخلاقى طور پر مناسب رشتہ سے شادى نہ كرے اور لڑكى بھى اس رشتہ پر راضى ہو اور اس ميں رغبت ركھتى ہو، تو پھر اس كے بعد اس كا قريبى شخص يعنى اس كے بھائيوں يا چچا ميں يا كوئى اور اس كى شادى كريگا جو ولى ہونے اہل ہو "

5 ـ مہر ميں زيادتى اور غلو كرنے ميں اكثر شادى كرنے والوں كے ليے بہت قوى ركاوٹ ہے، اور اس كے نتيجہ ميں جو بہت سارى خرابياں پيدا ہو رہى ہيں، اور مردوں اور عورتوں ميں بہت برائياں پيدا ہو رہى ہيں، اور پھر وسائل كو غايت كا حكم ہے، اور شريعت مطہرہ نے مصلحت كے حصول اور اس كى تكميل كا خيال ركھا ہے، اور خرابيوں كو جڑ سے كاٹنے اور اس كو بالكل كم كرنے كى كوشش كى ہے، اور اگر صرف سد ذرائع ہى كے اعتبار سے حرام كاموں كو روكنے كى كوشش ميں ہى مہر كو كم كيا جائے تو بھى كافى ہے.

6 ـ مہر زیادہ ہونے کی وجہ سے جو خرابیاں پیدا ہوئي ہیں وہ کسی پر مخفی نہیں کتنی ہی عفت و عصمت کی مالك آزاد عورتوں کو اس کے ولی نے شادی سے رو ك رکھا اور اس پر ظلم کرتے ہوئے بغیر شادی اور اولاد کے چھوڑ دیا ہے.

اور کتنی ہی ایسی عورتیں ہیں جو اس کے باعث شیطان کے ہتھے چڑھ کر اپنی عزت و عصمت کو گنوا بیٹھیں اور وہ اپنے اور اپنے گھر والوں کے لیے ذلت و عار کا سبب بن گئیں جو اللہ کے غضب کا سبب ہے !!

اور کتنے ہی ایسے نوجوان ہیں جنہیں اسباب نے تھکا کر رکھ دیا اور وہ اتنے لمبے چوڑے اخراجات کی استطاعت نہ رکھ سکے جس کی اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی، چنانچہ انہیں شیطان اور برے دوستوں نے اپنے جال میں پھنسا لیا حتی کہ انہیں گمراہ کر کے خسارہ و گندگی میں ڈال دیا، اس طرح ا سکا خاندان بھی نقصان اٹھایا، اور اس کی اپنی زندگی بھی تباہ ہو گئی بلکہ اس نے اپنی امت و وطن کا بھی خسارہ کیا، اور اپنی دنیا و آخرت بھی تباہ کر لی.

7 ـ مہر زیادہ کرنے کے نقصانات میں یہ بھی شامل ہے کہ اس سے نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں میں امیدیں پوری نہ ہونے کی وجہ سے نفسیاتی امراض پیدا ہو رہے ہیں.

8 ـ اس کے نقصانات میں یہ بھی شامل ہے کہ: استطاعت و طاقت سے زیادہ شادی کے اخراجات خاوند کے دل میں اپنی بیوی سے عداوت پیدا کرتا ہے کیونکہ وہ اس کی وجہ سے مالی تنگی اور مشکلات کا شکار ہوا، حالانکہ شادی کا ہدف اور مقصد تو سعادت کی زندگی ہے نا کہ شقاوت و بدبختی.

9 ـ اگر زیادہ مہر میں عورت اور اس کے ولی کے لیے مصلحت ہوتی تو اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی خرابیاں اس مصلحت سے زیادہ ہیں اگر بالفرض یہ مصلحت پائی جائے، اور شرعی قاعدہ اور اصول ہے کہ خرابي کو دور کرنا مصلحت کو لانے پر مقدم ہے.

ـ رہا وہ قصہ جو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جب انہوں نے چار سو درہم سے زیادہ مہر رکھنے سے منع کیا تو ایك قریشی عورت کہنے لگی:

اے امیر المومنین آپ لوگوں کو چار سو درہم سے زیادہ مہر رکھنے سے منع کر رہے ہیں کیا آپ نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہیں پڑھا:

اور تم نے انہیں خزانہ دیا ہو النساء (20).

تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: یا اللہ میں معافی و بخشش کا طلبگار ہوں سب لوگ عمر سے زیادہ فقیہ ہیں، پھر واپس آ کر منبر پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے:

لوگوں میں نے تمہیں عورتوں کو چار سو درہم سے زیادہ مہر دینے سے منع کیا تھا، چنانچہ جو بھی اپنے مال میں سے جو پسند کرتا اور دینا چاہتا ہے وہ دے "

تو عورت کا عمر رضی اللہ تعالی عنہ پر اعتراض کرنے والی روایت کے طرق ایسے ہیں جن میں مقال ہے، اس لیے وہ قابل حجت نہیں، اور نہ ہی یہ اوپر بیان کی گئی ثابت شدہ نصوص کے معارض ہیں، اور خاص کر جبکہ کسی نے بھی صحابہ کرام سے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی مخالفت اور انکار نقل نہیں کیا، صرف اسی عورت سے منقول کیا جاتا ہے" انتہی

کچھ کمی و بیشی کے ساتھ شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی.

دیکھیں: فتاوی الشیخ محمد بن ابراہیم (10 / 187 ـ 199).

واللہ اعلم .